سوال

(115) کیا لمبی تقریر کرنا خلاف سنت ہے؟

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک پروفیسر صاحب سے میں نے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مختصر خطبہ دیتے تھے۔ آپ کے خطبات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کبھی پندرہ بیس منٹ سے زیادہ خطبہ نہیں دیا، کیا یہ درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر مختصر خطبہ ہی دیا کرتے تھے مگر حسب ضرورت طویل خطبہ بھی دیتے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

(قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ماترک شیئا یکون إلی قیام الساعة إلا حدثنا به فی مقامه ذلک ، حفظه من حفظه ، ونسیه من نسیه) (مسلم ، الفتن ، اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یکون الی قیام الساعة ، ح : 2891 ،بخاري ، القدر ، وکان امر اللہ قدرا مقدورا ، ح؛ 6604)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے کھڑے ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی جسے آپ نے بیان نہ فرمایا ہو۔ جس نے جو کچھ یاد رکھا اسے یاد رہ گیا اور جس نے بھلا دیا اسے بھول گیا۔''

ایک اور حدیث میں ہے، عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

(صلّی بنا رسولُ اللہ صلی اللہ علیه وسلم الفجرَ، وصَعِدَ المِنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر، فنزل فصلّی، ثم صعد المنبر، فخطبنا حتی حضرت العصر، ثم نزل فصلّی، ثم صعد المنبر، فخطبنا حتی غَرَبَت الشمس، فأخبرنا بما کان وبما هو کائنٌ، فأعلَمُنا أحفَظُنا) (مسلم ، الفتن ، اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یکون الی قیام الساعة ، ح : 2892)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا، پھر آپ نیچے تشریف لے آئے، نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب کیا حتی کہ عصر کا وقت ہوگیا۔ پھر منبر سے اترے اور نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا آپ نے ہمیں (قیامت اور فتنوں سے متعلق) ہر اس چیز کی خبر دی جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ (عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم میں سے زیادہ جاننے والا وہ ہے جو زیادہ حافظے والا ہے۔''

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

سنت وبدعت، صفحہ:326

محدث فتویٰ